حقیقتِ نفاق

☆ مفہوم :

لغوی:

مادہ: ن ف ق: خرچ ہونا نَفَقٌ : سرنگ (الانعام:35)

نافقہ: گوہ کا بل جس کے دو منہ ہوتے ہیں

نفاق: دوغلا ہونا منافق : دو منہ والا شخص

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُ وْنَ (البقرة:14)

''اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور اپنے شیاطین کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ بے شک ہم تو (مسلمانوں کے ساتھ) مذاق کرتے ہیں۔''

اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط (النساء: 141)

''وہ جو (اے مسلمانوں) تمہارے متعلق انتظار کرتے ہیں، پس اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح مل جائے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر کافروں کے لئے کچھ حصہ (فتح کا) ہو تو (کفار سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہ تھے اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے نہیں بچایا؟''

اصطلاحی :

قرآنِ حکیم نفاق کو ایک مرض قرار دیتا ہے۔ حدیث میں اسی مرض کو وھن کہا گیا ہے۔ یہ مرض دراصل مال و جان کی محبت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں انسان بزدل و بخیل ہو جاتا ہے' مال و جان کو بچا بچا کر رکھتا ہے اور انہیں کسی بڑے مقصد کے لئے قربان کرنے سے گریز کرتا ہے۔

فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا (البقرۃ:10)

''ان کے دلوں میں ایک مرض ہے، پس اللہ نے (بھی) ان کے مرض میں اضافہ فرمادیا۔''

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَہٗ خَیْرُ ن اطْمَاَنَّ بِہٖ وَاِنْ اَصَابَتْہُ فِتْنَۃُ ن انْقَلَبَ عَلٰی وَجْھِہٖ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (الحج: 11)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے، پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی آفت پڑتی ہے تو منہ کے بل پھر جاتا ہے۔ دنیا کا بھی خسارہ کیا اور آخرت کا بھی۔ یہی سب سے (بڑا) واضح نقصان ہے۔''

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ ط وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّکَ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا کُنَّا مَعَکُمْ ط اَوَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ o وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ (العنکبوت:10-11)

''اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر، پھر جب اللہ کے راستے میں ستایا جاتا ہے تو لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر بنا لیتے ہیں۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مدد آ جائے تو ضرور کہیں گے کہ بے شک ہم تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ تعالیٰ خوب واقف نہیں اس سے جو جہان والوں کے سینوں میں ہے۔ اور اللہ لازماً ظاہر فرما دے گا انہیں جو ایمان لائے اور لازماً ظاہر فرما دے گا انہیں جو منافق ہیں۔''

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ o وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ o وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ o (محمد: 29-31)

کیا جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ہرگز ان کینوں کو ظاہر نہ فرمائے گا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ضرور تمہیں وہ لوگ دکھا دیں اور تم ضرور ان کو ان کے چہروں سے پہچان لو گے اور تم ضرور ان کے گفتگو کے انداز سے پہچان لو گے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اور لازماً ہم تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ ہم ظاہر کر دیں تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو اور تمہارے اعمال کی آزمائش کر لیں۔

☆ نفاق کا مرض کس صورت میں پیدا ہوتا ہے؟

جس معاشرے میں کوئی انقلابی تحریک زور پکڑ جائے اور جس کے لئے مال و جان کی

قربانی کا تقاضا واضح ہوجائے تو ان حالات میں تین گروہ لازماً وجود میں آجاتے ہیں۔
اسلامی تحریک کے حوالے سے یہ گروہ درج ذیل ہیں:

1- مال وجان کے ساتھ تحریک کا ساتھ دینے والے (البقرة:3-5)

2- ڈٹ کر تحریک کی مخالفت کرنے والے (البقرة: 6-7)

3- نہ ادھر کے اور نہ ادھر کے یعنی منافق (البقرة: 8-16)

آج کے معاشرے میں کوئی انقلابی تحریک زور پر نہیں لہذا ہم ان گروہوں کی نشاندہی نہیں کرسکتے۔ البتہ ہمیں اپنا اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ہم پر دین کے جو تقاضے واضح ہوئے ہیں اس کے حوالے سے ہمارا طرزِ عمل کیا اور اور کہیں ہم مرضِ نفاق میں مبتلا تو نہیں ہیں؟

☆ ایک بہت بڑا مغالطہ :

آج اکثر مسلمانوں کو یہ مغالطہ لاحق ہے کہ منافقین دَورِ نبوی ﷺ کے ایسے لوگ تھے جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا لیکن اندر خانے اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ اس وجہ سے اکثر مسلمان اپنے بارے میں منافق ہونے کا کوئی امکان نہیں کرتے۔ اس مغالطے کا نقصان یہ ہے کہ جن آیات یا احادیث میں منافقین کا ذکر ہے ہم ان سے خود کو غیر متعلق سمجھ کر گزر جاتے ہیں اور ان کی کچھ بھی تاثیر ہمارے دلوں پر نہیں ہوتی۔

دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اِک اِک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

(قرآن کی فریاد)

اس حوالے سے حسبِ ذیل روایات پر غور فرمائیے :

1- وَقَالَ ابْنُ اَبِی مُلَیْکَۃَ: اَدْرَکْتُ ثَلَاثِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیّ ﷺ کُلُّھُمْ یَخَافُ النِّفَاقَ عَلَی نَفْسِہٖ مَا مِنْھُمْ اَحَدٌ یَّقُوْلُ اِنَّہٗ عَلٰی اِیْمَانِ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَیُذْکَرُ عَنِ الْحَسَنِ: مَا خَافَہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا اَمِنَہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ (صحیح بخاری)

ابن ابی ملیکہؒ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے تیس صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ وہ سب کے سب اپنے آپ پر نفاق کے حوالے سے خوف رکھتے تھے۔ان میں سے کسی ایک کا بھی دعوٰی نہ تھا کہ وہ حضرت میکائیلؑ اور حضرت جبرائیلؑ کے ایمان پر ہوں۔اور حضرت حسن کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک مومن ہی نفاق سے خوف زدہ ہوتا ہے اور ایک منافق ہی اس سے اپنے آپ کو اس سے محفوظ سمجھتا ہے۔

2- قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اِنِّی اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ مُنَافِقًا قَالَ: لَوْ کُنْتَ مُنَافِقًا مَا خِفْتَ ذٰلِکَ (طبرانی)

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہوں کہ میں منافق ہو گیا ہوں۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر تم منافق ہوتے تو اس کا خوف نہ رکھتے۔

3- وَعَنْ اَبِی رَبْعِی حَنْظَلَۃُ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاُسَیْدِی قَالَ لَقِیَنِی اَبُوبَکْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَۃُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ يَذْكُرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاَى عَيْنٌ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَافَسْنَا الْاَزْوَاجُ وَالْأَوْلادُ وَالضَّيّعَاتُ نَسِيْنَا كَثِيراً قَالَ اَبُوبَكْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنُلْقِى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوبَكْرُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاَى عَيْنٌ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجُ وَالْأَوْلادُ وَالضَّيّعَاتُ نَسِيْنَا كَثِيراً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِى وَفِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَا ئِكَةُ فِى فُرُشِكُمْ وَفِى طُرُقِكُمْ وَلٰكِنَّ يَا حَنْظَلَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(مسلم)

حضرت حنظلہؓ ابن ربیع سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکرؓ سے ملا تو انہوں نے پوچھا اے حنظلہؓ کیسے ہو؟ میں نے کہا کہ حنظلہؓ منافق ہو گیا ہے۔انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور وہ ہم سے جنت اور جہنم کا ذکر فرماتے ہیں تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں، بیویوں اور اولاد اور گھریلو کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں تو اکثر بھول جاتے ہیں۔حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا

بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور حضرت ابوبکرؓ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کیسے؟ میں نے عرض کیا ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں۔ آپ ہم سے جہنم او جنت کا ذکر فرماتے ہیں گویا ہم انہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس چلے جاتے ہیں تو بیویوں اور اولاد اور گھریلو کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں تو اکثر بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت میں ہمیشہ رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں مشغول رہو تو یقیناً فرشتے تم سے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں گے۔ لیکن اے حنظلہؓ کبھی کبھی یہ کیفیت ہوتی ہے، تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

4- اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرِ

(مسنون دعا: ترمذی)

اے اللہ پاک کردے میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے بے شک تو خوب واقف ہے آنکھوں کی خیانت کرنے والے سے اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں۔

☆ منافقین کی اقسام :

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِی اَنَّهٗ قَالَ : اَلنِّفَاقُ نِفَاقَانِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَنِفَاقُ

التَّكۡذِيۡبِ (تحفة الاحوذی)

حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ نفاق دو طرح کا ہے۔عمل کا نفاق اور جھٹلانے کا نفاق۔

1- **شعوری یا اعتقادی منافقین** : جو سازش کے تحت ایمان کا جھوٹا دعویٰ کر کے اسلام کا لبادہ اوڑھ لیں۔قرآنِ حکیم میں اس قسم کے منافقین کا تذکرہ بہت کم ہوا:

وَقَالَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَاكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۝ وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِيۡنَكُمۡ (آلِ عمران: 72–73)

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ ایمان والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر دن کے ابتدائی حصہ میں ایمان لے آؤ اور دن کے آخری حصہ میں اس کا انکار کر دو تاکہ وہ (مسلمان اپنے دین سے) لوٹ آئیں۔اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اس کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔

وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَقَدۡ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡتُمُوۡنَ (المائدہ :61)

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ ہی آئے تھے اور اسی (کفر) کے ساتھ واپس گئے، اور اللہ خوب واقف ہے اس سے جو وہ چھپاتے ہیں۔

2- **غیر شعوری یا عملی منافق** : جو خلوص سے دعوتِ ایمان قبول کر کے مسلمان ہوئے ہوں اور خود کو مسلمان سمجھتے ہوں لیکن دین کے تقاضوں سے گھبرا کر اور

مال و جان کی قربانی کے خوف سے مرض نفاق میں مبتلا ہو گئے ہوں۔ قرآنِ حکیم میں اس قسم کے منافقین کا تذکرہ بہت کثرت سے ہوا ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

(البقرة: 8-9)

اور لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور آخرت کے دن پر حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ وہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو مگر وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

(المنافقون: 3)

اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا پس ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ سمجھتے نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ○ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (النساء:137-138)

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا پھر ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا پھر وہ کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ ان کو معاف نہ فرمائے گا اور نہ انہوں (سیدھے) راستے کی ہدایت دے گا۔ (اے نبیؐ) منافقین کو دردناک

عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔‘‘

هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ (آل عمران: 167)

’’وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔‘‘

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (الحدید: 14)

وہ (منافقین اہل ایمان کو) پکاریں گے کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ (مسلمان) جواب دیں گے ہاں، لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا رہے اور تمہیں جھوٹی آرزوؤں نے دھوکہ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا اور تمہیں بہت بڑے دھوکہ باز (شیطان) نے اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دیا۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ (المائدہ: 41)

’’وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن ان کے دل ایمان نہیں لاتے۔‘‘

☆ مرضِ نفاق کا سبب :

مرضِ نفاق کا سبب ہے مال و جان کی محبت کی وجہ سے اللہ کے ذکر اور اس تعالیٰ کے طے کردہ فرائض سے غفلت۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المنافقون: 9)

’’اے ایمان والو! تمہارے اموال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔

اور جولوگ ایسا کریں گے پس وہی خسارہ پانے والے ہیں۔‘‘

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ o وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (الزخرف: 36–37)

’’اور جو رحمٰن کے ذکر سے غفلت اختیار کرتا ہے ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔‘‘

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المجادلہ: 19)

’’شیطان نے ان پر قابو پالیا، پس انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور آگاہ ہو جاؤ بے شک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے۔‘‘

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

(الحدید: 14)

’’وہ (منافقین اہل ایمان کو) پکاریں گے کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ (مسلمان) جواب دیں گے ہاں، لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا رہے اور تمہیں جھوٹی آرزوؤں نے دھوکہ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا اور تمہیں بہت بڑے دھوکہ باز (شیطان) نے اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دیا۔‘‘

غفلت کی ایک بڑی وجہ کھیل تماشے، ڈرامے، فلمیں، ناچ گانے اور موسیقی وغیرہ ہیں:

عَنْ اَنَسٍ: اَلْغِنَاءُ وَاللَّهْوُ يُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِى الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ

الْمَاءَ الْعَشَبَ (کنز العمال)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ موسیقی اور کھیل تماشے دل میں اُسی طرح نفاق پیدا کرتے ہیں جس طرح پانی گھاس پیدا کرتا ہے۔

اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی کے سبب بطور سزا مرضِ نفاق دلوں میں ڈال دیا جاتا ہے :

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَo فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ o فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (التوبہ: 75-77)

''اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اللہ نے ہمیں اپنے فضل میں سے عطا کیا تو ہم ضرور خرچ کریں گے اور نیکو کاروں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل میں سے عطا فرمایا تو انہوں نے اس میں بخل کیا اور اعراض کرتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ پس اللہ نے سزا کے طور پر سزا کے طور پر ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا اس دن تک جب وہ اللہ کے حضور حاضر ہوں گے بسبب اس کے کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے توڑ ڈالا اور بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔''

ہم نے اللہ سے اس وعدے پر ایک ملک حاصل کیا تھا کہ یہاں اس کے دین کو قائم کریں گے لیکن ہم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا لہٰذا اسی سبب سے آج مسلمانانِ پاکستان نفاقِ عملی، نفاقِ باہمی اور نفاقِ دستوری کی افسوسناک مثال ہیں!

☆ مرضِ نفاق سے بچنے کے لئے حفاظتی تدبیر :

مرضِ نفاق سے بچنے کے لئے حفاظتی تدبیر ہے دوامِ ذکر۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْراً o وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا o

هُوَ الَّـذِیْ یُـصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط
وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا o (الاحزاب: 41-43)
''اے ایمان والو! کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔ وہی ہے (اللہ) جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے اور وہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے۔''

سب سے افضل ذکر ہے قرآنِ حکیم جس میں نہ صرف اللہ کی بلکہ اس کے احکامات کی بھی یاددہانی ہے۔

اَفَلاَ یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا (محمد: 24)
''پس کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے، کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟''

عَنْ اَنَسٍ : وَالَّـذِی نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! اِنَّ الْقُرْآنَ وَالذِّکْرَ لَیَنْبُتَانِ الْاِیْمَانَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یَنْبُتُ الْمَاءَ الْعَشَبَ (کنزالعمال)
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک قرآن اور ذکر دل میں اس طرح ایمان پیدا کرتے ہیں جیسے پانی گھاس پیدا کرتا ہے۔
اسی طرح نماز ذکر کا جامع ذریعہ ہے :

مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا صَلَاۃَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَعْطَاہُ اللّٰہُ بَرَائَتَیْنِ: بَرَائَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَائَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ (کنزالعمال)
حضرت انسؓ سے روایت ہے ''جس نے نماز فجر اور عشاء چالیس دن تک جماعت کے ساتھ ادا کی اللہ تعالیٰ اسے دو برائتیں عطا فرمائے گا۔ جہنم کی آگ سے برأت اور نفاق سے برأت۔''

☆ مرضِ نفاق کی علامات :

مرضِ نفاق کا اظہار انسان کے کردار کی پستی، بزدلی اور غیر اخلاقی حرکات سے ہوتا ہے۔
قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کا اس طرح پیش فرماتا ہے :

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ م بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ط نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (التوبہ: 67)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند کئے رکھتے ہیں۔انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں نظرانداز کر دیا۔ بے شک منافق ہی فاسق ہیں۔

مندرجہ ذیل احادیثِ مبارکہ میں بھی منافقانہ کردار کی تصویر پیش کی گئی ہے :

1- **عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ ' زَادَ فِی رِوَايَةٍ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ**

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے اس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ایک اور روایت میں مزید ہے کہ خواہ روزہ رکھے اور نماز ادا کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے۔

2- عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمَرو بِن العَاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیهِ كَانَ مُنافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِیهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِیهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِّفَاقٍ حتّٰی یَدَعَهَا: اِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خاصَمَ فَجَرَ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”چار خصلتیں جس میں بھی ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور کسی شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو یہ بھی نفاق ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اس سے باز آ جائے۔ (وہ چار خصلتیں یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ اور جب عہد کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑے تو گالی دینے پر اتر آئے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

3- عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَبِیِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ وَ بُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ النِّفَاقِ (نسائی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

4- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کو موت

آ گئی اس حال میں کہ اس نے نہ تو کسی غزوہ میں شرکت کی اور نہ اس میں شرکت (یعنی شہادت) کی تمنا تو اس کو نفاق کی ایک شاخ (قسم) پر موت آئی۔

5- اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ (ترمذی)

حیا اور کم گوئی ایمان کی دو علامات ہیں اور بے حیائی اور بہت زیادہ گفتگو نفاق کی دو علامات ہیں۔

6- عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ مَا النِّفَاقُ قَالَ: اَلرَّجُلُ یَتَکَلَّمُ الْاِسْلَامَ وَلَا یَعْمَلُ بِهٖ (ابن جریر)

حضرت حذیفہؓ سے سوال کیا گیا کہ نفاق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انسان اسلام کا دعوٰی کرے مگر اس پر عمل نہ کرے۔

7- وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْغَیْرَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَ الْمَذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ: قُلْتُ: مَا الْمَذَاءُ؟ قَالَ: اَلَّذِی لَا یُغَارُ (نسائی)

ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''غیرت مندی ایمان میں سے ہے اور مذاء نفاق میں سے ہے''۔ انہوں نے کہا میں نے سوال کیا کہ مذاء کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ جو غیرت نہ رکھے''۔

8- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرْشِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: نَظَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابُ اِلٰی شَابٍّ قَدْ نَکَسَ فِی الصَّلَاةِ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ: مَا هٰذَا؟ اِرْفَعْ رَاْسَکَ فَاِنَّ الْخُشُوْعَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی مَا فِیْ الْقَلْبِ فَمَنْ اَظْهَرَ لِلنَّاسِ خُشُوْعًا فَوْقَ مَا فِی

قَلْبِهٖ فَاِنَّمَا اَظْهَرَ نِفَاقًا عَلٰی نِفَاقٍ (کنزالعمال)

محمد بن عبد اللہ القرشی روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ اس نے نماز میں سر جھکا رکھا ہے تو انہوں نے اس سے کہا: ''یہ کیا ہے؟ اپنے سر کو سیدھا رکھو۔ بے شک خشوع اس سے زیادہ نہیں ہوتا جتنا دل میں ہوتا ہے۔ جس نے اپنے دل میں موجود خشوع سے زیادہ لوگوں پر ظاہر کیا تو بے شک اس نے نفاق پر نفاق کو ظاہر کیا۔

9- اِنَّ الشُّحَّ وَالْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ وَاِنَّهُنَّ يَزِدْنَ فِی الدُّنْيَا وَيَنْقُصْنَ مِنَ الْاٰخِرَةِ (کنزالاعمال)

بے شک دل کی لالچ اور فحش اور بے حیائی نفاق میں سے ہیں اور یہ دنیا (کی لذت) میں اضافہ کرتے ہیں اور آخرت (کے اجر وثواب) میں کمی کرتے ہیں۔

☆ مرضِ نفاق کے درجات :

دین کے تقاضے سامنے آنے کے بعد درس روش تو یہ ہے کہ انسان تن من دھن کے ساتھ یہ تقاضے ادا کرے :

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ: 111)

بے شک اللہ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں جنت کے عوض

میں۔ وہ اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ ہے اللہ پر سچا توراۃ میں اور انجیل میں اور قرآن میں۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون وعدہ کا وفا کرنے والا ہوگا۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

ناپسندیدہ روش یہ ہے کہ ان تقاضوں سے پہلوتہی کی جائے۔

تپتی راہیں مجھ کو پکاریں
دامن پکڑے چھاؤں گھنیری

اب ایک انسان کی کیفیت حسبِ ذیل درجات ہو سکتے ہیں :

ضعفِ ایمان : انسان اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا رہے۔

نفاق کا پہلا درجہ : انسان اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے جھوٹا عذر پیش کرے

1- اِنَّ الْكَذِبَ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ النِّفَاقِ (کنز العمال)

”بے شک جھوٹ نفاق کے ابواب میں سے ایک باب ہے۔“

2- اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون : 1)

”جب منافق آپؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ اُس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق جھوٹے ہیں۔“

3- يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ (آل عمران:167)

"وہ اپنے منہ سے وہ کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہے۔"

4- فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضاً وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (البقرة :10)

"ان کے دل میں ایک مرض ہے، اللہ نے بھی ان کے مرض میں اضافہ کر دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔"

نفاق کا دوسرا درجہ : اپنے بہانے میں وزن پیدا کرنے کے لئے جھوٹی قسمیں کھانا

1- اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (المنافقون: 2)

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا پس وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں (خود بھی رکتے ہیں) بے شک بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

2- يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (التوبه :62)

وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اللہ اور اس کا رسولؐ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے اگر وہ مومن ہیں۔

3- يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (التوبه: 96)

"وہ قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی

جاؤ تو بے شک اللہ فاسق قوم سے راضی نہیں ہوتا۔''

4- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ (المجادلہ: 18)

''جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا تو وہ اللہ کے حضور میں قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ سمجھیں گے کہ ان کا کچھ کام بن جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔''

خدا کے واسطے جھوٹی نہ کھایئے قسمیں
ہمیں یقین ہوا ہم کو اعتبار آیا

نفاق کا تیسرا درجہ : اپنی کمزوری چھپانے کے لئے دوسرے ساتھیوں کو دین کے لئے قربانی دینے سے روکنا تا کہ وہ بھی ان ہی کی طرح ہو جائیں

1- اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (آل عمران: 168)

جنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور خود بیٹھ رہے کہ اگر وہ (مسلمان) ہماری بات مان لیتے تو مارے نہ جاتے۔ کہ دیجئے کہ تم اپنے تم سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت ٹال کر دکھاؤ۔

2- وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ (التوبہ: 81)

اور انہوں نے کہا کہ (مسلمانو) گرمی میں (قتال کیلئے) نہ نکلو۔ (اے نبی)

فرما دیجئے کہ جہنم کی آگ زیادہ شدید ہے، اگر وہ جانتے۔

نفاق کا چوتھا درجہ : مخلص ساتھیوں اور قائد سے دشمنی

1- وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡٓا اَنُؤۡمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ

(البقرۃ:13)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں بے وقوفوں کی طرح۔

2- اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيۡنُهُمۡ

(الانفال: 49)

''جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔

3- هُمُ الَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ لَا تُنۡفِقُوۡا عَلٰى مَنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنۡفَضُّوۡا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلٰـكِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ٥ يَقُوۡلُوۡنَ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ لَيُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ وَلِرَسُوۡلِهٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلٰـكِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

(المنافقون:7–8)

''وہ (منافق) کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق سمجھتے نہیں۔ کہتے ہیں جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو لازماً عزت والے اس میں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ اور اللہ ہی کے لئے

عزت ہے اور اس کے رسول ؐ کے لئے اور ایمان والوں کے لئے لیکن منافق جانتے نہیں۔

4- اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُھُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُھُوْا عَنْہُ وَیَتَنَاجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآؤُوْکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ بِہِ اللّٰہُ وَیَقُوْلُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰہُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُھُمْ جَھَنَّمُ یَصْلَوْنَھَا فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ (المجادلہ: 8)

کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں جنہیں سرگوشی کرنے سے منع کیا گیا تھا مگر وہ وہی کرتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور باہم سرگوشیاں کرتے ہیں گناہ اور معصیت اور زیادتی کے کاموں اور رسول ؐ کی نافرمانی کی اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو اس طرح دعا نہیں دیتے جیسے اللہ نے آپ کو دعا دی ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ ان کے لئے جہنم کافی ہے، وہ اس میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔

5- وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا (النساء: 61)

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا اور رسول ؐ کی طرف تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے اعراض کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔

6- وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُؤُوْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ (المنافقون: 5)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے بخشش مانگیں تو وہ اپنے سروں کو ہلاتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کو وہ تکبر کرتے ہوئے اعراض کرتے ہیں۔

7- وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ط قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط فَمَالِ هٰٓـؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (النساء: 78)

اگر انہیں کو بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ (اے نبی) تمہاری وجہ سے ہے۔ (اے نبی) فرما دیجئے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، پس ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ بات کو سمجھتے نہیں ہیں۔

8- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ (التوبہ: 58)

اور ان میں سے کچھ ہیں جو (اے نبی) آپ پر الزام تراشی کرتے ہیں۔

9- وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ط قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ط وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (التوبہ: 61)

اور ان میں سے کچھ ہیں جو نبیؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو صرف کان ہیں، (اے نبی) فرما دیجئے کہ یہ کان تمہارے لئے بہتر ہیں، وہ (رسولؐ) اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کی بات مانتے ہیں اور رحمت ہیں تم میں سے ایمان لانے والوں کے لئے اور جو لوگ

رسول اللہؐ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

☆ مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی :

1- روزِ قیامت شفاعتِ محمدی ﷺ سے محرومی :

سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ لَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ (المنافقون: 6)

(اے نبیؐ) ان کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں، اللہ ہرگز انہیں معاف نہ فرمائے گا۔

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ (التوبہ: 80)

(اے نبیؐ) خواہ آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں، اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی بخشش مانگیں گے تب بھی اللہ ہرگز ان کو معاف نہ فرمائے گا۔

2- حشر کفار کے ساتھ :

فَالۡيَوۡمَ لَا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ فِدۡيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ مَاۡوٰكُمُ النَّارُ ؕ هِىَ مَوۡلٰٮكُمۡ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ (الحدید: 15)

پس آج تم سے کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا اور نہ ہی کفار سے، تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، وہی تمہاری ساتھی ہے، اور وہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔

3- پلِ صراط پر نور سے محرومی :

يَوۡمَ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِكُمۡ ۚ قِيۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا ؕ فَضُرِبَ بَيۡنَهُمۡ بِسُوۡرٍ

لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیۡهِ الرَّحۡمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنۡ قِبَلِهِ الۡعَذَابُ (الحدید: 13)

جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے ہم پر نظر (شفقت) کرو کہ ہم تمہارے نور میں سے کچھ لے لیں، کہا جائے گا کہ اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس کی اندرونی جانب رحمت ہوگی اور بیرونی جانب عذاب ہوگا۔

4- جھنم کے سب نچلے گھڑے میں :

اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِی الدَّرۡکِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ نَصِیۡرًا

(النساء: 145)

بے شک منافق جہنم کے نچلے ترین طبقے میں ہوں گے اور تم ان کے لئے کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

☆ مرضِ نفاق کا علاج :

وہی دیرینہ بیماری وہی نا محکمی دل کی
علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی

نفاق کا علاج ہے انفاق :

وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۝ وَلَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (المنافقون: 10–11)

اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور وہ کہے اے میرے رب تو نے مجھے ایک قریبی مدت تک مہلت کیوں

نہ دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔اور اللہ ہرگز کسی نفس کو مہلت نہیں دیتا جب اُس کی موت آجائے اور اللہ خوب واقف ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا (التوبہ:103)

(اے نبیؐ)ان کے اموال میں سے صدقہ لیجئے تاکہ انہیں پاک کریں اوران کا تزکیہ کریں

☆ مرضِ نفاق کا سب سے زیادہ خطرہ کن کو ھے ؟

مرضِ نفاق کا سب سے زیادہ خطرہ ان لوگوں کو ہے جن پر دینِ اسلام کے اصل تقاضے یعنی پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی کلی اطاعت کرنا اورامر بالمعروف اورنہی عن المنکر کرنا اوردین کے غلبے کے لئے مال اورجان سے جہاد کرنا واضح ہو چکے ہیں۔اب اگر وہ ان تقاضوں کی ادئیگی سے اعراض کرتے ہیں تو مرضِ نفاق میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَاَلْسِنَتِنَا مِنَ الْكَذِبِ وَاَعْيُنِنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرِ

آمین.